

<https://ezreaderschoice.com/>

READERS CHOICE NOVELS



ماہ نور بلوچ

عشق من محرم

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

عشق من محرم

ماہ نور بلوچ

قسط نمبر 2

یہ رات کا وقت تھا

اسلام آباد کے بنگلوں میں۔۔ نہایت ہی خوبصورت سا ایک گھر تھا جس کے باہر شاہ ویلا لیکھا تھا۔۔

پڑوس میں ایک گھر اور تعمیر تھا جس کے باہر Oorakzai house لکھا تھا۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

یہ دونوں گھرا سٹیٹ نمبر 2 پر پذیر تھے۔۔۔

شاہ ہاؤس کے سربراہ مقدم شاہ اور زینب شاہ تھیں اور ان کی 4 عزیز اولاد تھیں۔۔۔

Oorakzai House جس کے سربراہ احمد اور ک زئی اور نائیمہ اور ک زئی تھیں۔۔ احمد صاحب کی بھی 4 عزیز اولادیں تھیں

احمد صاحب اور مقدم شاہ دونوں بچپن کے دوست تھے بے حد عزیز تھے
(مزید ناول پڑھنے کے لیے اس لنک کو سرچ کریں)

For more novel kindly Google this link

<https://ezreaderschoice.com>

READERS CHOICE

اسلام علیکم!

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

ہمارے اور گرد بہت سے کردار ہیں جن کو ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو بخوبی لکھ سکتے ہیں تو اٹھائے قلم اور لکھ دیجئے ایک ایسی کہانی جو دلوں کو چھو لے اور ان کرداروں کے ساتھ انصاف کرتے ہوئے اپنی صلاحیت کو بھی اجاگر کریں۔ ریڈرز چوائس

آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے کہ جہاں آپ اپنی قابلیت کا لوہا منوا سکیں۔ آج ہی ہمیں اپنی تحریر ارسال کریں جس کو ہم ایک ہفتے کے اندر اپنی ویب سائٹ اور دیگر سوشل میڈیا گروپ میں شامل کریں گے۔

مزید تفصیلات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

واٹس ایپ نمبر کے لیے ابھی میل کیجئے

Facebook ID: <https://www.facebook.com/mubarra1>

Email address: mobimalik83@gmail.com

readerschoicemag@gmail.com

Facebook groups : Readers Choice,

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

احمد صاحب اور مقدم شاہ دونوں کی ایک عدد بہنیں تھیں۔۔۔ جو دو الگ الگ خاندانوں میں شادی ہو کر گئیں تھیں۔۔۔ ایک طلال خاندان میں اور دوسری خان خاندان میں۔۔۔۔

طلال ویلا بھی اسی کالونی کی اسٹریٹ نمبر 4 میں پذیر تھے۔۔۔ جبکہ خان ویلا کراچی میں پذیر تھا میری میٹنگ ہے اس لیے مجھے اسلام آباد جانا ہے۔۔۔ آپ اتنی فکر نالیں ماں جی یزدان خان نے اپنے کپڑے سیٹ کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

بھائی جان کے گھر جاؤ گے یا نہیں۔۔۔ ماں جی نے سوال کیا۔۔۔؟؟

یہ رومیا خان تھیں مقدم شاہ کی اکلوتی بہن۔۔۔۔ اپنے شوہر فراض خان اور 3 بچوں کے ساتھ کراچی میں پذیر تھیں

وہاں ناجاؤ ایسا ہو سکتا ہے کیا۔۔۔ یزدان نے دل میں کہا تھا ورنہ ماں جی سے مار کھانے کے موڈ میں وہ نہیں تھا

یزدان خان ایک پولیٹیشن تھا جو ابھی اپنے علاقہ کا ایم۔ پی۔ اے تھا یزدان خان دھوکہ دینے میں بہت مشہور تھا اس کا دھوکہ دینے کا انداز کافی الگ تھا وہ ایک مایا تھا جھوٹ کی مایا جیسے بس اپنے نام سے وفا تھی اور ساتھ اپنے گھر اور خاندان کی۔۔۔۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

ہاں میں جاؤں گاموں والوں کے پاس بھی آپ فکرنا کریں۔۔۔ آپ بس بابا کو راضی کریں ہم بھی وہیں گھر لے لیں گے۔۔۔ یزدان نے ساری جیسے آخری نظر دیکھ کر ماں جی طرف دیکھا تھا۔۔۔

ماں جی آپ کو نہیں لگتا بھائی کچھ زیادہ ہی اسلام آباد جا رہے ہیں آجکل۔۔۔ عبد اللہ نے کمرے میں داخل ہوتے کہا تھا

بول تو ایسے رہا ہے جیسے خود کو نہیں پسند وہ شہر۔۔۔ یزدان نے ایک گھوری سے نوازتے کہا تھا

آپ بھول رہے ہیں میں کام کرتا ہوں وہاں۔۔۔ عبد اللہ نے ماں جی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے کہا

۔۔۔ کیون ماں جی پھر رو میسا بیگم کی حامی چاہی

وہ خاموش تھیں دونوں بھائیوں کی میٹھی نوک جھوک انہیں پسند تھی

چلو بس بہت ہو گیا اب سو جاؤ اور صبح بات کروں گی تمہارے بابا سے۔۔۔ رو میسا بیگم کہتی کمرے سے نکل گئیں تھی

فاطمہ کو پتا ہے آپ وہاں جا رہے ہیں۔۔۔ عبد اللہ یزدان کے قریب آتا پوچھتا ہے

نہیں ابھی نہیں سر پرائیزدوں گا اسے۔۔۔ یزدان خوشی سے کہتا ہے

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

دیکھ لینا کہیں خود کو ہی سر پر ایڑنا مل جائے کوئی۔۔۔ عبداللہ نے اس سے تھوڑا دور ہو کر کہا پھر باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی
یزدان بس دانٹ پیستارہ گیا۔۔۔

وہ اندھیرے میں ڈوبا گھر تھا جس کے اندر مدھم سی روشنی چل رہی تھی درمیان میں ایک ٹیبل تھی جس کے آس پاس کرسیاں سیٹ تھی سربراہی کرسی پر انس شاہ بیٹھا تھا۔۔۔ گوری رنگت کالے بال بھوری آنکھیں۔۔۔ وہ انسان اپنے خاندان کا خوبصورت چراغ تھا

پاکستان میں ہر سال کہیں نا کہیں کوئی نا کوئی حادثہ ہوتا ہے کبھی کسی گھر میں آگ لگ جاتی ہے کبھی کوئی بڑا حادثہ ہو جاتا ہے یہ ساری چیزیں خود بخود نہیں ہوتی ان سب کے پیچھے کسی نا کسی پولیٹیشن کا ہاتھ ہوتا ہے ایسا بہت ہی کم ہوتا ہے کہ ملک کو باہر کے دشمن سے خترہ ہو زیادہ تر تو ملک کو اس کے اندر رہنے والے لوگ ہی کھا جاتے ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ منظر عام پر کوئی حادثہ چل رہا ہو اور دو تین دن میں وہ خبر جیسے کہیں غائب ہی ہو جاتی ہے ان سب کے پیچھے بھی سیاستی لوگوں کا ہاتھ ہوتا ہے جو اپنی عزت اور اپنے مفات کے لیے عام سے لوگوں کا جینا حرام کرتے ہیں ایسے ہی ان جرائم کو روکنے کے لیے اکثر ملک میں پرائیوٹ ایجنٹ کام کرتے ہیں جنہیں عام طور پر انویسٹیگیٹر آفیسر بھی کہتے ہیں۔۔۔ انس شاہ اس

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

ٹیم کا سربراہ تھا اور اس نے اپنی ٹیم میں اعتماد والے لوگ ہی رکھے تھے اس کی اس ٹیم میں 7 ممبر تھے جو اپنی قابلیت پر اس ٹیم میں آئے تھے لیکن اس وقت وہاں بس چار لوگ تھے۔۔۔

ہمیں اگلے میشن پر کام کرنا ہے۔۔۔ کل عبداللہ اور جویرہ کو بھی بلوالینا میں کوئی رسک نہیں چاہتا۔۔۔ کمرے میں ایک بھاری آواز گونجی تھی اندھیرا اور خاموشی کے بائٹ آواز شور کر رہی تھی میشن کی ڈیٹیل۔۔۔؟؟ ابراہیم میں پیپر کی طرف ایک نظر دیکھ کر کہا اس بارے میں کل ڈسکس کریں گے۔۔۔ انس کہتا اپنا لپ ٹاپ بند کر چکا تھا چاروں باہر آگئے تھے۔۔۔ اور کار کی طرف جانے لگے تھے کل فاطمہ کی سالگرہ ہے سب کو یاد تو ہے نا۔۔۔ زارون کار میں پیچھے بیٹھتا کہتا ہے ہاں فکر مت کرو سب کو ہی یاد ہوگی آخر وہ ہے ہی اتنی عزیز سب کو بسمہ زارون کے ساتھ بیٹھتے کہتی ہے اتنے میں انس کا فون رنگ ہوا تھا۔۔۔۔

جی ماما کہیں۔۔۔۔ زینب بیگم کی کال تھی

بیٹا ہم لوگ جارہے احمد بھائی کی طرف تم چاروں وہیں آجانا گھر لاک ہوگا

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

کیوں ماما خیریت۔۔۔ انس نے گاڑی اسٹارٹ کی تھی۔۔۔ ابراہیم، زارون، بسمہ سب اس کی طرف متوجہ تھے

ہاں فاطمہ کی برتھڈے سیلیبریٹ کریں گے اور ڈنر بھی ہے۔۔۔ زینب بیگم میں پوری تفصیل دی انس ایسا ہی تھا اسے ہر چیز کی رپورٹ چاہیے ہوتی تھی
کال کٹ ہو چکی تھی وہ لوگ اب گھر جانے کے لیے نکلے تھے ان کے اس اڈے سے 20 منٹ کی دوری پر گھر تھا۔۔۔۔

میں سوچ رہا تھا میں فاطمہ کو بھی کوپ کی ٹیسٹ دلوؤں۔۔۔ زارون کی نظر باہر کھڑکی کی طرف تھی اچھا خیال ہے۔۔۔ ابراہیم نے پیچھے مڑ کر کہا
نہیں فاطمہ بہت کمزور ہے اس کو اس سب میں مت ڈالو۔۔۔ وہ ہم سب سے الگ ہے یہ بات جانتے ہونا
انس نے سنجیدہ ہو کر کہا وہ نہیں جانتا تھا وہ اس کی اتنی فکر کیوں کرتا ہے مگر ناچاہتے ہوئے بھی وہ کر جاتا تھا

کمزور ہے تبھی تو اسے مضبوط بنانا ہے۔۔۔ زارون نے اب بیک میئر سے انس کو دیکھا تھا
نہیں مگر اس سب میں اسے ان لوگوں نہیں کرو میں اس کے سخت خلاف ہوں

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

باتوں باتوں میں وہ لوگ گھر پہنچ گئے تھے۔۔ اور ک زئی ہاؤس میں گاڑی پارک کی چاروں اتر کر اندر کی جانب گئے

وہاں ایک نہیں پوری تین تین فیملی تھی۔۔۔۔

شاہ فیملی۔۔ اور ک زئی فیملی۔۔ اور طلال فیملی۔۔ سارے لان میں جمع تھے کھانے کا سیٹ اپ باہر ہی لگایا تھا سب بہت خوش تھے

چاروں نے باری باری سب کو سلام کیا۔۔۔ ماہ نور گھر پر ہی تھی وہ 12 بجے آتی کیوں کے اسکا پیپر تھا

احمد صاحب کے چار بچے تھے۔۔ زارون Oorakzai ان کا بڑا اور اکلوتا بیٹا پھر وانیزہ اور ک زئی پھر مہریش اور ک زئی اور آخر میں فاطمہ

زارون اور وانیزہ دونوں پرائیوٹ کوپ تھے۔۔ اور ساتھ ہی ایک کیفے چلاتے تھے مہریش نے اپنی

پڑھائی مکمل کر لی تھی وہ گھر میں ہوتی تھی جبکہ فاطمہ ابھی یونیورسٹی میں پڑھ رہی تھی

مقدم صاحب کے بھی چار بچے تھے۔۔۔ سب سے بڑا انس شاہ پھر زائمشہ شاہ اتیسرے نمبر پر بسمہ شاہ اور

آخری ماہ نور شاہ

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

انس اور بسمہ دونوں ہی پرائیوٹ کوپ میں تھے۔۔۔ بسمہ نے زارون اور وائیزہ کے کیفے میں ایک لائبریری کارنر بنایا ہوا تھا انس شاہ انڈسٹری کو سی۔ای۔ اوتھا زائیشہ اور زارون بچپن سے ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے تو دونوں گھر والوں نے مل کر ان کی منگنی کروادی تھی۔۔۔ ماہ نور شاہ بھی ابھی پڑھ رہی تھی اس کا آخری سال چل رہا تھا یونیورسٹی میں۔۔۔

دائم طلال احمد صاحب کے بہنوئی تھے۔۔۔ وہ بھی شروع سے ہی اپنی بیگم زویا طلال کے ساتھ اسلام آباد میں پزیر تھے دائم طلال کے تین بچے تھے۔۔۔ ابراہیم طلال جو کہ کوپ میں ہے ساتھ طلال ایمپائر کا مینیجر۔۔۔ پھر کاشف طلال جو کہ اسلام آباد یونیورسٹی میں پروفیسر ہے۔۔۔ اور آکر میں موسیٰ طلال جو کہ ایک آرٹسٹ ہے زویا بیگم کو کبھی بھی بیٹیوں کی کمی محسوس نہیں ہوئی تھی کیوں کہ کبھی فاطمہ یا ماہ نور ان کے گھر ہوا کرتی تھیں۔۔۔

سارے لوگ ڈنر میں مصروف تھے زارون کی نظر بس زائیشہ پر تھی جس سے وہ بار بار کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

READERS CHOICE

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

میں جا کر فاطمہ کو لاتی ہوں۔۔۔ زائیشہ کہتی جانے لگتی ہے زارون نے ایک نظر اسے گھورا تھا پٹھان ہونے کی وجہ سے زارون رنگ نہایت گورا تھا زائیشہ بھی کم حسین نہیں تھیں اس کے گال کا تل زارون کے دل کو بہت بھاتا تھا۔۔۔

فاطمہ چلو آ جاؤ کھانا کھا لو۔۔۔ زائیشہ اندر آتے پانی پیتے پیتے فاطمہ کو کہتی ہے۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ آپ کے بھائی چلے گئے۔۔۔؟؟ فاطمہ زائیشہ کی طرف دیکھ کر سوال کرتی ہے اس نے ہلکی گلابی کلر کی فراک پہنی تھی گردن کے گرد دوپٹا لیے آنکھوں میں کاجل لگایا وہ کسی پری کی مانند لگ رہی تھی ماشا اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ زائیشہ دل سے اس کی تعریف کرتی ہے۔۔۔ شکر یہ اب بتائیں نانس بھائی چلے گئے۔۔۔؟؟ بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھتے وہ سوال کرتی ہے کیا ہو گیا ہے فاطمہ ایسے تھوڑی ناچلے جائیں گے پہلے کیک کھائیں گے پھر۔۔۔ زائیشہ ہنستے ہوئے کہتی ہے پھر ایک دم رکی تھی

تم نے کچھ کیا ہے۔۔۔؟؟ زائیشہ نے آئبر واچکا کر سوال کیا

نہیں تو۔۔۔ فاطمہ گھبراتے ہوئے جواب دیتی ہے

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

جھوٹ۔۔۔ اگر کچھ ناکیا ہوتا تو ماہ نور یہاں ہوتی یقین ہے مجھے کوئی کانٹ تو ضرور کیا ہے۔۔۔ زائیشہ
نے جیسے اس کی آدھی کر تو ت جان لی ہو بس یہ جاننا باقی تھا کہ آخر ہوا کیا ہے
اچھا چلیں کچھ نہیں ہوا میں آتی ہوں۔۔۔ فاطمہ کہتی خود کو ایک دفعہ آئینے میں دیکھ کر باہر آ جاتی ہے

قسط نمبر ۲

عشق من محرم

بارہ بج گئے تھے سارے خوشی خوشی کیک کٹ کرنے کے لیے جمع تھے۔۔۔

فاطمہ بے حد خوش تھی۔۔۔۔

READERS CHOICE

ہیپی برتھڈے ٹویو۔۔۔

ہیپی برتھڈے ڈیسر فاطمہ ہیپی برتھڈے ٹویو۔۔۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

فاطمہ کک کڑ کرتی ہے باری باری پہلے بڑوں کو کیک کہلاتی ہے پھر چھوٹوں کو۔۔۔

فاطمہ نے سب کو کیک کھلا دیا تھا اب باری انس کی تھی۔۔۔

فاطمہ نے پیار سے ہاتھ اس کے چہرے کی طرف کیا تھا۔ ایک پل کے لیے انس کا دل بہکا تھا اس کی پتلی
کلانی کو دیکھ کر وہ بہکنے کا پورا ارادہ رکھتا تھا مگر سنبھلا پھر اس کے ہاتھ سے کیک لے کر خود ہی کھا لیا
۔۔۔ فاطمہ کے لیے یہ بات نئی نہیں تھی ہمیشہ ہی ایسا ہوتا تھا

تم نے کل کے پیپر کی تیاری کر لی۔۔۔؟ انس فاطمہ کے چہرے کی طرف دیکھ کر پوچھتا ہے چہرے پر بلا
کی سنجیدگی تھی

جی بھائی میں نے کر لی ہے۔۔۔ فاطمہ نے نارمل سے انداز میں جواب دیا اور واپس جانے لگی تھی
رکو۔۔۔ انس نے کچھ سوچ کر کہا
جی۔۔۔ وہ پلٹی

گفٹ نہیں لوگی اپنا۔۔۔ انس نے حیرت سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا تھا
آپ میرے لیے گفٹ لائے ہیں۔۔۔ فاطمہ چمکتی ہوئی آواز میں کہتی ہے۔۔۔ چہرے پر حیرانگی صاف
واضح تھی

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

ہمم انس نے سر کو ہلکا سا خم کیا تھا پھر ایک باکس اسے دیا۔۔۔
اسے ابھی نہیں کھولنا جب میں کال کروں گا پھر کھولنا۔۔ انس اسے جیسے انسٹرکشن دے رہا تھا
آپ مجھے کال کریں گے۔۔؟؟ فاطمہ کو آج وہ شخص بس حیران کیے جا رہا تھا
ہاں کروں گا۔۔ انس کہتا اندر کی جانب جانے لگتا ہے
پیچھے سے ماہ نور آتی ہے۔۔ کیا ہوا کیا کر رہی ہو یہاں۔۔۔ فاطمہ کے ہاتھ میں وہ تحفہ دیکھ چکی تھی
کس نے دیا۔۔؟؟ وہ حیران ہو کر پوچھتی ہے
انس بھائی نے۔۔ فاطمہ خوشی سے کہتی ہے۔۔۔
واہ یہ تو کمال ہی ہو گیا۔۔۔ ماہ نور کہتی ہے ساتھ ہی وہ دونوں اندر چلے جاتے ہیں
دیر رات تک سارے باتیں کرتے ہیں پھر سب اپنے اپنے گھر کی طرف روانہ ہو گئے تھے
عبداللہ اور جویریہ نے اپنی صبح کی ٹکٹ بک کر لی تھیں۔۔۔ کراچی سے اسلام آباد وہ فلائٹ سے جانے
والے تھے۔۔ صبح چار بجے کی فلائٹ تھی
گھر جاتے ہی انس سو گیا تھا فاطمہ نے دو بجے تاک اس کی کال کا انتظار کیا مگر کوئی ریسپونس نہیں آیا تو وہ
سو گئی

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

انسان کو کبھی بھی امیدیں نہیں لگانی چاہیے میں جانتی ہوں امید پر دنیا قائم ہے مگر جب جھوٹی امیدیں ٹوٹتی ہیں تو انسان اندر تک ٹوٹ جاتا ہے اس لیے امید اور مایوسی فضول ہے ان چیزوں کے ساتھ خوش رہنی کی خوشی کرنی چاہیے جو اللہ نے آسانی سے ہمیں عطا کی ہے۔۔۔

اگلی صبح خان خاندان کے تینوں چراغ اسلام آباد کے لیے روانہ تھے

مجھے ایک بات تو بتاؤ تم دونوں جب بھی جاتے ہو ایک ساتھ ہی کیوں جاتے ہو اسلام آباد۔۔۔ یزدان گاڑی میں بیٹھتے سوال کیا تھا۔۔۔

بھائی آپ تو جانتے ہیں میں شاہ اند سٹری میں پاٹرن ہوں انس کا کال آیا تھا کچھ پیپر سائن کرنے ہیں۔۔۔

مجھے ایک برائید کو تیار کرنا ہے بس اس لیے جارہی ہوں۔۔۔ جو یہ موبائل میں کچھ ٹائپ کرتی ہے

اگر یزدان خان پولیٹیکس میں تھا۔۔۔ تو وہ دونوں بھی پرائیوٹ انویسٹمنٹ تھے اتنی آسانی سے پکڑ میں آجانا انہوں نے نہیں سیکھا تھا

ایک گھنٹہ سینتالیس منٹ کے ٹریول کے بعد وہ لوگ اسلام آباد ایئر پورٹ پر تھے

ٹیکسی لے کر وہ لوگ شاہ ویلا کے لیے نکل چکے تھے۔۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

یزدان زیادہ تر تھری پیس میں ہوتا تھا اور آج بھی ویسا ہی تھا چہرے پر ہلکی بیئر ڈا اور مونچھیں اسے دلکش بنا رہی تھی۔۔۔۔

اسے کتابیں پڑھنا بے حد پسند تھا اور اس کے پسندیدہ کردار اکثر کھانی کے ویلن ہوتے تھے چائے سے اسے پہلی محبت تھی۔۔ بارش سے اسے عشق تھا۔ پرانے گانے اس کے فیوریٹ تھے اور ایک انسان اسے بے حد پسند تھا وہ تھی فاطمی اور ک زئی

جب وہ لوگ پہنچے تو گھر میں سناٹا تھا سب سو رہے تھے سوائے زویا بیگم کے۔۔ وہ تینوں اندر آئے مامی کو سلام کیا پھر تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد یزدان وہاں سے آفس کے لیے نکل چکا تھا جویریہ گیسٹ روم میں سونے چلی گئی تھی۔۔ اور عبد اللہ اپنے موبائل میں مصروف لان میں بیٹھا تھا۔۔۔۔

اسلام آباد میں موسم کافی خوشگوار تھا شام تک بارش کے بھی امکان تھے ابھی صبح کے 10 بجھ رہے تھے سارے لوگ اپنے اپنے گھروں میں تھے ماہ نور فاطمہ اور کاشف تینوں یونیورسٹی جا چکے تھے۔۔۔

جویریہ عبد اللہ، انس اور بسمہ چاروں اڈے کے لیے نکل گئے تھے۔۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

زارون اور ونیزا بھی موسیٰ اور ابراہیم کے ساتھ اڈے کی طرف نکل چکے تھے۔۔۔

بھائی شادی کرنے کا ارادہ ہے بھی یا نہیں۔۔۔؟؟ موسیٰ نے گلاس لگاتے ہوئے کہا تھا اشارہ صاف زارون کی طرف تھا۔۔۔

کیوں تجھے اپنی شادی کرنی ہے کیا۔۔۔؟؟ زارون نے یوٹرن لیتے ہوئے کہا تھا
یار شادی کرنے سے مسئلہ نہیں ہے مگر لڑکی مجھے بس جویریہ جیسی چاہیے
موسیٰ نے اپنے دل کی بات کی۔۔۔

اوہ تو مطلب خان خاندان کی اکلوتی بیٹی سے آپکو محبت ہے۔۔۔ اس بار ابراہیم نے کہا تھا
ہا ہا ہا۔۔۔ محبت کہاں یار بس مجھے پسند ہے۔۔۔ موسیٰ نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا تھا
عجیب ہے نا ہم کسی کو پسند کریں وہ ہماری دسترس میں بھی ہو مگر ہم اس کو حاصل نہ کر پائیں موسیٰ کے
لیے جویریہ وہی لا حاصل محبت تھی جو اسے کبھی مل نہیں سکتی
وہ لوگ اڈے پر پہنچ گئے تھے۔۔۔ عبد اللہ باہر آتا ہے وہاں سگنل کا تھوڑا مسئلہ تھا اس لیے وہ لوگ کال
کرنے کے لیے باہر آتے تھے۔۔۔

سامنے ہی وانیزا کھڑی تھی۔۔۔ عبد اللہ فون کو چھوڑ کر اس کے پاس آ جاتا ہے۔۔۔

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

کیسی ہو چھپکلی۔۔۔؟؟ عبد اللہ پاس آتا مستی کرتا ہے اسے انس نے ایک ایمپورٹنٹ کال کرنے بھیجا تھا

مگر۔۔ وہ تو اپنے ہی کاموں میں لگا تھا

میں ٹھیک ہوں۔۔ تم کیسے ہو مینڈک۔۔۔ وہ بھی پھر وائیزہ تھی اتنی آسانی سے کیسے وہ چپ بیٹھ جاتی

ہا ہا تمہیں ایک راض کی بات بتاؤں چھپکلی۔۔ عبد اللہ اس کے قریب ہوتا کہتا ہے

کہو نا مینڈک میں تمہیں سننے کے لیے ہی تو بیٹھی ہوں۔۔ وائیزہ اظنیہ کہتی ہے

میری ایک گرل فرینڈ ہے۔۔ عبد اللہ نے بات کرنا شروع کی تھی

ہاں تو میں کیا کروں وائیزہ کہتی آگے بڑھنے لگتی ہے تبھی عبد اللہ اس کا ہاتھ پکڑتا ہے

وائیزہ نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

اوہ سوری۔۔ وہ اس کا غصہ دیکھتا ہاتھ چھوڑ دیتا ہے

بس تم میرے ساتھ ایک بار اس سے مل لو پھر میں اسے گھر والوں سے ملواؤں گا۔۔ عبد اللہ کہتا اس

کے جواب کا انتظار کرتا ہے۔۔۔

ہاں ٹھیک ہے چل لوں گی۔۔ فکر مت کرو۔۔۔ کچھ سوچ کر وائیزہ نے کہا

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

وانیزا ایک بہت بڑی گیمر تھی اسے گیم پسند تھے۔۔۔ موبائل گیمز نہیں بلکہ وہ لوگوں کے ساتھ گیم کھیلتی تھی وہ اندر آگئی تھی۔۔۔

عبداللہ بھی کال کر کے آجاتا ہے۔۔۔ کہاں رہ گئے تھے۔۔۔ انس ایک گھوری کے ساتھ نوازتا اس سے پوچھتا ہے کہیں نہیں بس ایسے ہی۔۔۔

میٹنگ شروع کرتے ہیں۔۔۔ ابراہیم کہتا ہے سارے اپنی اپنی سیٹ پر تھے۔۔۔

یہ نیوز دیکھو۔۔۔ اس وقت پورے پاکستان میں 7 لڑکیاں غائب ہو چکی ہیں۔۔۔ انس سربراہی کر سی پر بیٹھا کہتا ہے

فائل کی کاپیز ان سب کو دیں۔۔۔

ان کے گھر والوں نے کمپلین نہیں کی ابھی تک۔۔۔ بسمہ سوال کرتی ہے

کی ہے پولیس کا کہنا ہے کہ یہ سب بھاگ چکی ہیں۔۔۔ انس اس کی انفارمیشن میں اضافہ کرتا ہے

عشق من محرم ماہ نور بلوچ

تو پھر ہم اس میں کیوں پڑھ رہے ہیں۔۔۔ موسیٰ لا پرواہی سے کہتا ہے
انس اس کی بات کو انگور کر گیا تھا۔۔۔

یہ دیکھو۔۔۔ ان سب میں ایک چیز کا من ہے۔۔۔ یہ ٹائم ساری لڑکیاں ۹ بجے کے وقت اغوا ہوئی ہیں
۔۔۔ جویر یہ نے کہا تھا

بہت خوب جویر یہ مجھے اچھا لگا تم بہت قابل ہو۔۔۔ انس نے دل سے اسکی تعریف کی تھی
جویر یہ نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔۔ جب سے اس نے ہوش سنبھالا تھا تب سے اس کا اسمیڈل انس شاہ
تھا

اس لیے اب ہمیں ان لڑکیوں کو ڈھونڈنا ہے۔۔۔۔
مگر کیسے۔۔۔۔ بسمہ سوال کرتی ہے

موسیٰ جویر یہ ابراہیم تم تینوں اس میشن کو کرو گے میشن کو ابراہیم لیڈ کرے گا
انس کہتا دوسری فائل ابراہیم کو دے چکا تھا۔۔۔

تم نہیں جاؤ گے کیا ساتھ۔۔۔ جویر یہ نے سوال کیا

نہیں مجھے ضروری کام ہے میں اس پر کام کروں گا۔۔۔ اٹھتے ہوئے انس نے دو ٹوک کہا تھا **جاری ہے**